عصمت انبیاء علیہم السلام اور معیار صحابہ رضی اللہ عنہم

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

چیئرمین: احناف ٹرسٹ

www.ahnafmedia.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت اسلامی ماضی اور حال کے آئینے میں

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ تعالی

پس منظر:

دنیا میں بہت سے غلط کام بڑے نیک جذبے اور اچھے ناموں کے ساتھ کیے جاتے ہیں بعینہ اسی طرح جماعت اسلامی نام اور ظاہری وضع قطع کے اعتبار سے تو ایک اچھی جماعت محسوس ہوتی ہے مگر پس پردہ ایک بہت بڑی سازش ہے جو امت مسلمہ کے مسلّمہ عقائد و نظریات کے تار پود بکھیرنے کیلئے تیار کی گئی ہے۔ وہ نظریات جن کے بنیاد پر روافض وغیرہ امت مسلمہ سے کٹ کر دور جا پڑے اور گمراہی و بے راہ روی کی تمام حدیں پار کر گئے انہی فرسودہ اور تعفن زدہ نظریات کو مشرف بااسلامی تحقیق کر کے جماعت اسلامی کے رکنیت کارڈ ان کو جاری کر دیے گئے۔ سید ابوالاعلی مودودی صاحب جس عمدہ نعرہ اور ظاہری تقدس کا خول پہن کر نکلے تھے اس نے بڑے بڑے اہل علم کی نگاہوں کو بھی خیرہ کر دیا۔ ابتداءً مولانا منظور نعمانی، ابوالحسن الندوی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا عبدالماجد دریا آبادی، سید سلیمان ندوی وغیرہ نے بھی جماعت اسلامی کی تائید کی لیکن جب ان کے سامنے حقائق آئے تو انہوں نے اس جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی۔

مودودی صاحب نے شروع میں اقامت دین اور حکومت الہیہ کا نعرہ لگایا اور اندرون خانہ اپنے تنقیدی قلم سے حضرات انبیا علیہم السلام، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور امت کے مقتدر شخصیات کو نشانہ بنایا اور تحریف قران کیلئے "تفہیم القرآن" لکھی ، "خلافت وملوکیت" لکھ کر حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذات کو تنقید کا نشانہ بنا ڈالا۔

گمراہی کا سبب:

جناب مودودی صاحب کے گمراہ ہونے کے دو بڑے سبب ہے؛ ایک تو انہوں نے علم اصحاب علم سے حاصل نہیں کیا بلکہ اپنے خود ساختہ مطالعہ کی بنیاد پر دعویٰ علم کیا۔ ظاہر ہے کہ جس کا دین میں کوئی رہبر ورہنما نہیں ہو گا وہ اس صحرائے زندگی کے سرابوں میں الجھ کر رہ جائے گا۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ ان کی روحانی تربیت کرنے والا کوئی ایسا مرشد نہ تھا جو ان کو ذہنی بے راہ روی کے اس گرداب سے نکال لیتا۔ بس مودودی صاحب کے پاس شعلہ بار قلم تھا، اسبابِ تحریر میسر تھے اور موضوع انبیا علیہم السلام کی ذات اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تھی۔

جناب مودودی صاحب کی ان صلاحیتوں کے غلط استعمال کو دیکھ کر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: "کاش! مولانا مودودی صاحب جیسے ذہین وفطین آدمی کی صحیح تربیت ہوتی تو یہ اس وجہ سے امت کیلئے باعث برکت اور اسلام کیلئے لائق فخر ہوتا۔"

جماعت اسلامی کی تاسیس

جماعت اسلامی کا وجود شعبان 1360ھ بمطابق اگست 1941 کو منصہ شہود پر جلوہ افروز ہوا۔

بانی جماعت کے حالات

سید ابوالاعلی مودودی صاحب 2 رجب 1321ھ بمطابق 25 دسمبر 1903 کو حیدرآباد کے شہر "اورنگ آباد" میں پیدا ہوئے۔ بچپن وہیں گزارا پھر والدین کے ساتھ دہلی منتقل ہو گئے۔ 11 سال کی عمر میں 8 ویں کلاس میں داخلہ لیا۔ 17 سال کی عمر میں دنیا کی صحافت میں قدم رکھا۔ روزنامہ تاج جبل پور، مسلم اور الجمعیۃ کے ایڈیٹر بن گئے۔

1923ء میں خود ترجمان القرآن حیدر آباد سے جاری کیا۔ 1928ء کو ڈاکٹر علامہ اقبال کی دعوت پر لاہور میں منتقل ہو گئے۔ مودودی صاحب نے اپنی عمر کا بڑا حصہ تصنیف و تالیف میں گزارا۔ اور 32 سال کے عرصے میں قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر تفہیم القرآن کے نام پر لکھا۔ اور کئی کتب بھی تحریر کیں جیسے سب سے متنازعہ ترین کتاب خلافت و ملوکیت، تفہیمات، اسلام اور جاہلیت وغیرہ ہیں۔ 1941 میں جماعت اسلامی کے نام سے جماعت کے بنیاد رکھی جس کے امیر عرصہ دراز تک خود رہے۔ آپ کا انتقال 28 شوال 1399ھ بمطابق 22 ستمبر 1979 میں ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پیش منظر اور تہہ منظر

جماعت اسلامی کے تاریخی پس منظر کے بعد اب آتے ہیں اس کے پیش منظر اور تہہ منظر کی طرف کہ وہ کیا عقائد و نظریات ہیں جن کو جماعت اسلامی نے پیش کیا لیکن اصل عقائد کی تہہ میں چھپے ہوئے وہ کفریہ عقائد جن کی بنا پر امت کا سنجیدہ طبقہ بھی جماعت اسلامی سے بد ظن ہو گیا۔

عصمت انبیاء علیہم السلام

دلائل از قرآن مجید :

دلیل نمبر 1

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ [المائدہ:92]

ترجمہ: اور اللہ کا حکم مانو اور حکم مانو رسول کا اور بچتے رہو پھر اگر تم پھر جاؤ گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف پہنچا دینا ہے کھول کر۔

دلیل نمبر 2

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ الآية [النور:54]

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

دلیل نمبر 3

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُول [النساء:59]

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

ف:

ان آیات میں اللہ رب العزت نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے محبوب علیہ السلام کی اطاعت کا حکم دیا۔ اگر رسول خدا علیہ السلام اللہ کے نافرمان ہوتے تو اللہ ان کی اطاعت کا کبھی حکم نہ دیتا جبکہ اللہ رب العزت نے ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔

دلیل نمبر 4

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا [النساء:80]

ترجمہ: جو شخص اطاعت کرے رسول کی تو تحقیق اس نے اطاعت کی اللہ کی۔

دلیل نمبر 5

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ [النساء:64]

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

دلیل نمبر 6

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا [الاحزاب:71]

ترجمہ: اور جو کوئی آدمی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو یقیناً وہ بڑی کامیابی کے ساتھ کامیاب ہو گا۔

دلیل نمبر 7

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ [الانفال:1]

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

دلیل نمبر 8

وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا [النور:54]

ترجمہ: اگر تم اس {نبی} کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔

ف: ان آیات سے معلوم ہوا کہ رسول علیہ السلام کی اطاعت کرنا علامت ایمان اور فلاح و کامیابی کا سبب ہے۔

دلیل نمبر 9

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى [النجم 3،4]

ترجمہ: اور وہ اپنی مرضی سے نہیں بولتے مگر وہ وحی کیے جاتے ہیں۔

دلیل نمبر 10

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ [الاحقاف:9]

ترجمہ: نہیں پیروی کرتا مگر اس چیز کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔

دلیل نمبر 11

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا [الحشر:7]

ترجمہ: جو کچھ تم کو رسول دے اس کو لے لو، جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔

دلیل نمبر 12

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [الاحزاب:21]

ترجمہ: حقیقتاً تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم {کی زندگی} میں بہترین نمونہ ہے۔

دلیل نمبر 13

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ [آل عمران:31]

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم کو محبوب بنا لے گا۔

ف: ان آیات میں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور ان کے حکم اور منع کرنے کو وحی کا پابند بتلایا گیا ہے تو ایسا شخص جو اپنے بولنے میں وحی کا پابند ہے وہ اللہ کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہے؟

دلیل نمبر14

وَجِئۡنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا [النساء:41]

ترجمہ: اور لائیں گے ہم آپ کو ان تمام پر گواہ بنا کر۔

ف: اگر انبیاء علیہم السلام کو معصوم نہ مانا جائے تو پھر ان کا مردود الشہادۃ اور فاسق ہونا لازم آئیگا {کیونکہ ان کی گواہی قبول نہیں} جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو تمام انسانیت کی گواہی دیں گے۔

دلیل نمبر15

أَتَأۡمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلۡبِرِّ وَتَنسَوۡنَ أَنفُسَكُمۡ [البقرۃ:44]

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

ف: حضرات انبیاء علیہم السلام کا کام قوم کو نیکی کا درس دینا تو اگر خود نافرمان ہو جائیں گے تو پھر مقصد رسالت کو مفقود کر کے "لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفۡعَلُونَ" کا مصداق بن جائیں گے۔ نعوذ باللہ

احادیث مبارکہ اور عصمت انبیاء علیم السلام

1: عن عبد الله بن عمرو قال كنت أكتب كل شىء أسمعه من رسول الله -صلى الله عليه وسلم- أريد حفظه فنهتنى قريش وقالوا أتكتب كل شىء تسمعه ورسول الله -صلى الله عليه وسلم- بشر يتكلم فى الغضب والرضا فأمسكت عن الكتاب فذكرت ذلك لرسول الله -صلى الله عليه وسلم- فأومأ بأصبعه إلى فيه فقال « اكتب فوالذى نفسى بيده ما يخرج منه إلا حق ».

[سنن ابی داؤد ج2 ص514 و ج2 ص158، مسند احمد ج2 ص162 رقم الحدیث 6510]

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر بات کو لکھا کرتا تھا تاکہ میں اس کو محفوظ کروں قریش نے مجھے اس بات سے روکا اور کہنے لگے کہ نبی سے سنی ہر بات لکھتا ہے وہ بھی تو انسان ہیں خوشی اور غمی میں کلام کرتے ہیں تو میں نے لکھنا چھوڑ دیا میں نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا تو آپ علیہ السلام نے اپنی انگلی کا اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس {منہ} سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔

ف: سب سے زیادہ گناہ زبان سے صادر ہوتے ہیں تو جس ذات کی زبان ہی قبضہ خدا میں ہے تو اس سے گناہ کا کیونکر خیال کیا جا سکتا ہے۔

2: عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ--- مَنۡ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلۡيَتَبَوَّأۡ مَقۡعَدَهُ مِنَ النَّارِ

[صحیح البخاری: ج1 ص21]

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

ف: جھوٹ بولنا گناہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب جھوٹ کی نسبت کو گناہ قرار دے رہے ہیں تو خود اس گناہ کے مرتکب کیسے ہو سکتے ہیں؟

3: أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري أو قتادة - أو كلاهما - أن يهوديا جاء يتقاضى رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال له النبي صلى الله عليه و سلم قد قضيتك فقال اليهودي بينتك قال فجاء خزيمة بن ثابت الأنصاري فقال أنا أشهد أنه قد قضاك فقال النبي صلى الله عليه و سلم وما يدريك قال إني أصدقك بأعظم من ذلك أصدقك بخبر السماء فأجاز رسول الله صلى الله عليه و سلم شهادته بشهادة رجلين [مصنف عبد الرزاق: ج11 ص236]

ف: اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نہ ہوتے تو اتنے بڑے دعوٰی کی حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کبھی بھی تصدیق نہ کرتے۔

4: عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

[مصنف ابن ابی شیبۃ: ج11 ص546]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی طاعت نہیں۔

5- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ [صحیح البخاری: ج2 ص1057، صحیح مسلم ج2 ص125]

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان آدمی پر اطاعت لازم ہے۔۔۔ اور جب معصیت کا حکم دیا جائے تو کوئی اطاعت نہیں۔

6- عن أبی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من أطاعنی فقد أطاع اللہ ومن یعصنی فقد عصی اللہ

[صحیح مسلم ج2 ص124]

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

ف: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت مطلقہ ہر مسلمان پر واجب ہے اور اسی لئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اطاعت ونافرمانی کو اللہ کی اطاعت ونافرمانی بتلایا اور خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی طاعت نہ کرنے کا حکم دینا آپ علیہ السلام کے معصوم ہونے کی واضح دلیل ہے۔

اجماعِ اُمّت اور عصمت انبیاء علیہم السلام

1: الانبیاء معصومون عن الخطاء والغلط فی اجتہادھم [قرطبی ج2 ص2058]

ترجمہ۔ انبیاء اپنے اجتہاد میں خطاء اور غلطی سے معصوم ہوتے ہیں۔

2: قال الامام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کلھم منزھون عن الصغائر والکبائر والکفر والقبائح [الفقہ الاکبر ص2، العقیدۃ الحنفیہ ص203]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سارے انبیاء علیہم السلام صغیرہ، کبیرہ گناہوں اور کفر اور بے ہودہ کاموں سے پاک ہیں۔

3: حکی القاضی عیاض الاجماع علی العصمۃ عن الکبائر بلا قید عمداً وسھواً [النبراس ص283]

4: قال القاضی عیاض ذھب طائفۃ من محقق الفقھاء والمتکلمین الی العصمۃ عن الصغائر کالعصمۃ فی الکبائر

[النبراس: ص283]

ترجمہ: امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے عصمت انبیاء پر اجماع نقل کیا ہے۔

عصمت انبیاء علیہم السلام پر عقلی دلائل

[1]: انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ کے پیغام رساں ہیں اگر خود ہی اللہ کی نافرمانی کریں تو پھر ان کی بات پر کیا اعتماد کیا جائے گا۔

[المسائل والدلائل: ص40]

[2]: حضرات انبیاء علیہم السلام باجماع امت فرشتوں سے افضل ہیں جب فرشتے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تو افضل کیونکر نافرمان ہو سکتا ہے۔

[التفسیر الکبیر: ج3 ص9]

[3]: حضرات انبیاء علیہم السلام اطاعت خدا کروانے میں انسانوں کے لئے مقتدا ہیں تو اگر خود خدا کے نافرمان ہوں تو لوگوں کو طاعت کا کیا

درس دیں گے۔

[4]: انسان جسم اور روح سے بنا ہے جسم مٹی سے بنا ہے اسکی غذا اور دوا بھی مٹی سے ہی ہے اور روح آسمان سے آتی ہے تو اسکی غذا بھی آسمان سے آتی ہے جسم بیمار ہو تو اسکو طبیب چاہئے اور جسم کے طبیب کو ڈاکٹر کہتے ہیں روح بیمار ہو جاتے ہیں تو اسکو طبیب چاہئے اور اسکے طبیب کو نبی رسول کہتے ہیں اور طبیب جس مرض کا معالج ہو تو خود اس کا اس مرض میں مبتلا ہونا عیب ہے روح کی روحانی بیماری گناہ ہے تو خود طبیب کا گناہ میں مبتلا ہونا عیب ہے۔ [القواعد فی العقائد از محمد الیاس گھمن]

مودودی صاحب کے نظریات کا جائزہ

مودودی صاحب اور توہینِ کعبۃ

مودوی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: وہ سرزمین جہاں سے بھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے نہ اسلامی زندگی ہے لوگ دور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لئے ہوئے حرمِ پاک کا سفر کرتے ہیں مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت گندگی طمع نے حیائی دنیا پرستی بداخلاقی بدانتظامی اور عام باشندوں کی طرح ہر طرح گری ہوئے حالت نظر آتی ہے تو انکی توقعات کا سارا طلسم پائیں پائیں ہو کر رہ جاتا ہے حتّٰی کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کے بجائے اور الٹا کچھ کھو آتے ہیں۔ [خطبات مودودی ص316 طبع39]

مودودی صاحب اور عقیدہ تحریف

شیعہ نے بھی 17 ہزار آیات کا قرآن پیش کیا اور شیعہ نے قرآن بڑھایا اور مودودی نے قرآن کو بہت کم 3/4 حصّے کر دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

بعد میں صدیوں میں رفتہ رفتہ ان سب الفاظ (الٰہ، رب، دین، عبادت) کے وہ اصلی معنٰی جو نزولِ قرآن کے وقت سمجھے جاتے تھے بدلتے چلے گئے یہاں تک کہ ہر ایک اپنی پوری وسعتوں سے ہٹ کر نہایت محدود بلکہ مبہم مفہومات کیلئے خاص ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن کے اصل مدعا کا سمجھنا لوگوں کیلئے مشکل ہو گیا۔ پس یہ حقیقت ہے کہ محض ان چار بنیادی اصطلاحوں کے مفہوم پر پردہ پڑ جانے کی بدولت قرآن کی تین چوتھائی سے زیادہ تعلیم بلکہ اسکی حقیقی روح نگاہوں سے مستور ہوئی ہے۔ [قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں ص4 تا6]

مودودی صاحب اور توہینِ انبیاء کرام علیہم السلام

1: حضور علیہ السلام نے دجال کے بارے میں جو خبر دی اسکی بابت لکھتے ہیں:

یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں، جب کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

[ترجمان القرآن ص186 رمضان وشوال 1365ھ، رسائل ومسائل ص53 حصّہ اول طبع دوم]

2: حضور علیہ السلام کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال حضور علیہ السلام کے زمانہ ہی میں ظاہر ہو جائے یا کسی قریب زمانہ میں ظاہر ہو جائے لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ [ترجمان القرآن ص31 ربیع الاوّل 1365ھ]

نوٹ: حضور وحی الٰہی سے بولتے تھے تو یہ اندیشہ غلط ہوا جب کہ دجال والی احادیث متواتر ومشہور میں فقط بخاری مسلم میں 25 بار حدیث آئی ہے تو یہ بات کر کے مودودی صاحب نے اللہ رسول کی توہین کی ہے۔

3: اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دیں۔

[تفہیمات ص50 حصّہ دوم طبع نمبر6 ص57 حصّہ دوم طبع17]

4: انبیاء رائے اور فیصلے کی غلطی بھی کرتے تھے بیمار بھی ہوتے تھے آزمائش میں بھی ڈالے جاتے تھے حتّٰی کہ قصور بھی ان سے ہو جاتے تھے اور انہیں سزا تک دی جاتی تھی۔ [ترجمان القرآن ص158 مئی 1955ء]

5: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فوق البشر ہے نہ بشری کمزوریوں سے بالاتر ہے۔ [ترجمان القرآن اپریل 1976ء، خطبات: ص8]

6: لیکن وعظ و تلقین میں ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔ [الجہاد فی الاسلام: ص174]

حضرت داؤد علیہ السلام کی توہین

7: حضرت داؤد علیہ السلام کے فعل میں خواہش نفسی کا کچھ دخل تھا اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرمانروا کو زیب نہ دیتا تھا۔ [تعلیم القرآن ص327 ج4 طبع اوّل]

8: اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسی شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقعہ پر تنبیہ کی گئی۔ [تفہیمات ص161 حصّہ اول طبع پنجم]

9: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر 'اوریا' سے طلاق کی درخواست کی۔

[تفہیمات ص42 حصّہ دوم طبع دوم]

نوٹ: نبی اصطلاح معاشرہ کے لئے مبعوث ہوتا ہے جو شخص اپنی سوسائٹی کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہو جائے وہ نبی نہیں ہو سکتا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توہین

10: بس ایک فوری جذبے نے جو شیطانی تحریص کے زیر اثر ابھر آیا تھا ان پر ذہول طاری کر دیا اور ضبط نفس کی گرفت ڈھیلی ہوتے ہی وہ طاعت کے مقام بلند سے معصیت کی پستی میں جا گرے۔ [تفہیم القرآن ص133 ج3]

حضرت نوح علیہ السلام کی توہین

11: بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کیلئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔۔۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں متنبہ فرماتا ہے کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا اسکو محض اس لئے اپنا سمجھنا کہ وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے تو وہ اپنے دل سے بے پرواہ ہو کر اس طرزِ فکر کی طرف پلٹ آتے ہیں جو اسلام کا مقتضا ہے۔

[تفہیم القرآن ج2 ص344 طبع سوم]

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

12: حضرت یوسف علیہ السلام کے ارشاد مبارک "اِجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ" کے بارے مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ محض وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہیں تھا جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ یہ ڈکٹیٹر شپ کا مطالبہ تھا اور اس کے نتیجے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کو جو پوزیشن حاصل ہوئی وہ قریب قریب وہی پوزیشن تھی جو اس وقت اٹلی میں مسولینی کو حاصل ہے۔[تفہیمات ص122 حصّہ دوم طبع پنجم 1970ء]

حضرت یونس علیہ السلام کی توہین

13: حضرت یونس علیہ السلام کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئیں تھیں غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔

[تفہیم القرآن ج2 ص313،312]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

14: موسیٰ علیہ السلام کی مثال اس جلد باز فاتح کی سی ہے جو اپنے اقتدار کا استحکام کیے بغیر مارچ کرتا ہوا چلا جائے اور پیچھے جنگل کی آگ کی

طرح مفتوحہ علاقہ میں بغاوت پھیل جائے۔ [ترجمان القرآن ص5 ستمبر 1946ء]

15: پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھئے جس سے وادی مقدس طوٰی میں بلا کر باتیں کی گئیں وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا۔

[رسائل ومسائل ص31 حصّہ اول طبع دوم]

16: نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔

[ایضاً ص31 حصّہ اول]

نوٹ: یہ قتل عمداً نہ تھا بلکہ بلا ارادہ تھا پھر وہ حربی کافر تھا جس کا قتل ہر لحاظ سے جائز تھا۔

عدالت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

صحابی کی تعریف:

من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلماً ومات علیٰ اسلامہ [تدریب الراوی: ج2 ص209]

صحبت نبوی کا اثر ہے کہ حضرات صحابہ کرام کی تعدیل وتوثیق خود اللہ رب العزت نے قرآن میں کی ہے اسی وجہ سے حضور علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کی روحانی، علمی، عملی، اخلاقی ایسی اصلاح کی۔ جب ائمہ جارحین نے رواۃ حدیث پر اپنے ضوابط وقواعد سے حدیث کی جانچ پڑتال کی سب پر کلام کو روا قرار دیا لیکن حضرات صحابہ کرام کے بارے میں تمام کا متفقہ فیصلہ (جو بھی راوی حدیث) الصحابۃ کلھم عدول ان پر صدق وکذب، تضعیف وتوثیق کے ضابطے نہیں چلیں گے۔

کیونکہ یہ معدل من اللہ والرسول ہیں۔ اب جو بھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عام انسانوں پر محمول کرتے ہوئے فقط انسان سمجھتے ہوئے تنقیص کرے تو وہ زندیق ہے جیسا کہ علامہ خطیب بغدادی 463ھ نے الکفایہ فی علم الروایہ میں امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا ہے:

إذا رأیت الرجل ینتقص أحدا من أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم انہ زندیق [الکفایہ: ص41]

لیکن جو کلام اہل بدعت ملحد سبائی، خارجی، روافض نہ کر سکے وہ کام ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے کر دیا ہے۔

مودودی صاحب کی غلطی کی اصل وجہ:

صحابہ رضی اللہ عنہم ایمان واسلام کا موضوع تھے لیکن مودودی صاحب نے تاریخ کا موضوع بنا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عام اصول سے جانچ پڑتال کی، جو چودہ سو سال میں رافضیت لوگوں کے دلوں سے صحابہ کی محبت کو نہ نکال سکی اور صحابہ سے اعتماد نہ اٹھا سکی وہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے ایک کتاب "خلافت وملوکیت" لکھ کر "احسن طریقے" سے انجام دیا۔

اب سب سے پہلے عظمت اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی آئینہ میں:

1: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اللہ نے صراط القرآن وصراط الحدیث یا صراط اللہ وغیرہ نہیں فرمایا کہ لوگ اس کی تعین میں اختلاف کرتے۔ صراط مستقیم منعم علیہم جماعت کو بتلایا کہ یہ صراط مستقیم کا تعین ہے۔ اور بدل مقصود بالنسبۃ ہوا کرتی ہے نہ کہ فقط اسم اشہر کی وجہ سے ذکر ہوتی ہے تو اصل طلب ہدایت میں منعم علیہم جماعت کا راستہ ہے معلوم ہوا کہ قرآن اپنی تفہیم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج ہے اسی طرح قرآن وسنت اپنی تفہیم میں رجال اللہ کی محتاج ہے۔ ہم اس جماعت سے مستغنی ہو کر کبھی بھی قرآن وسنت کو نہیں سمجھ سکتے اس لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے راستے کی اتباع وتقلید کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

2: وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

[النساء:115]

توسبیل رسول اللہ کی تعیین مؤمنین کی جماعت اپنے قول و عمل سے کرے گی اور اس سے انحراف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف ہو گا جو موجب جہنم ہے۔

3. كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ[آل عمران:110]

اس آیت میں ﴿أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ﴾ فرماکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کوواجب اوران کے راستے کوحجت قرار دیا گیا ہے۔

4. وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ[البقرۃ:143]

5. فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا[البقرۃ:137]

6. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ[البقرۃ:13]

یہ دونوں آیتیں صحابہ کرام کا معیار ایمان ہونا بتلاتی ہیں۔ کیونکہ اللہ نے

7. أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ[المجادلۃ:22]

8. أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ[الحجرات:3]

9. وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ[الحجرات:7]

10. رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ[البینۃ:8]

11. أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[البقرۃ:5]

12. أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[المجادلۃ:22]

عظمت صحابہ درآئینۂ احادیث رسول اللہ میں:

1. عن العرباض بن سارية قال: وعظنا رسول الله صلى الله عليه و سلم يوما بعد صلاة الغداة موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال رجل: إن هذه موعظة مودع فماذا تعهد إلينا يا رسول الله؟ قال: أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن عبد حبشي فإنه من يعش منكم يرى اختلافا كثيرا وإياكم ومحدثات الأمور فإنها ضلالة فمن أدرك ذلك منكم فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ[سنن الترمذي: رقم الحديث2676]

نوٹ: "وسنة الخلفاء" کا "سنتي" پر عطف عطف تفسیری ہے اس میں اشارہ ہے میری سنت صرف وہ ہو گی جس کی تعین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کریں۔

2. أصحابي كالنجوم ،فبأيهم اقتديتم اهتديتم [جامع الأصول في أحاديث الرسول:6369]

3. حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي حدثنا موسى بن إبراهيم بن كثير الأنصاري قال سمعت طلحة بن خراش يقول سمعت جابر بن عبد الله يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول لا تمس النار مسلما رآني أو رأى من رآني

[سنن الترمذي: رقم الحديث3858]

4: عن أبي برزة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " خير القرون قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم " [البحر الزخار- مسند البزار، رقم4508]

5: عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم اقتدوا بالذين من بعدي ابي بكر وعمر

(المعجم الأوسط-الطبراني، رقم3816)

6۔عن عبد اللہ بن مغفل قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اللہ اللہ فی أصحابی اللہ اللہ فی أصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی فمن أحبھم فبحبی أحبھم ومن أبغضھم فببغضی أبغضھم ومن آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشك أن یأخذہ (سنن الترمذی، رقم 3862)

7۔إن اللہ اختارنی واختار لی أصحابا فجعل منھم وزراء وأنصارا وإنہ سیخرج فی آخر الزمان قومٌ ینتقصونھم فلا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم (ابن النجار عن أنس) (جامع الأحادیث، رقم 6623)

8۔عن ابن عباس: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم: (من سب أصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس أجمعین) (المعجم الکبیر-الطبرانی، رقم 12709)

9۔عن بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم إذا رأیتم الذین یسبون أصحابی فقولوا لعن اللہ شرکم
(المعجم الأوسط-الطبرانی، رقم 8366)

10۔عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا تسبوا أصحابی فو الذی نفسی بیدہ لو أن أحدکم أنفق مثل أحد ذھبا ما أدرك مد أحدھم ولا نصیفہ (سنن الترمذی، رقم 3861)

صحابہ پر تنقید کرنے والوں کا حکم:

1۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی گی کہ فلاں شخص نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو حضرت عمر نے فرمایا مجھے چھوڑ دیں میں اس کی زبان کاٹوں تاکہ وہ آئندہ اس قابل نہ رہے کہ کسی صحابی کو برا بھلا کہے۔

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (سورۃ الحشر، آیت نمبر 10)

2: حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنی دور خلافت میں کسی کو کوڑے نہیں مارے سوائے اس آدمی کے جس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین کی۔ [الصارم المسلول]

3۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ: صحابہ کا ذکر خیر ہی سے کرنا اور نہ زبان کو روکے رکھنا۔ (ایضاً ص 177)

4۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ: جو کسی صحابی کو طعن کرے وہ زندیق ہے۔ (الکفایہ للخطیب ص 41)

5۔ امام مالک رحمہ اللہ: اگر کوئی آدمی صحابہ پر کفر و فسق کا الزام لگائے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اس کے علاوہ گالیاں دے تو سخت سزا دی جائے۔
(مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر 251)

6۔ امام نووی رحمہ اللہ: کہ ہمارا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جو صحابہ کی برائی بیان کرے اس کو سزا دی جائے۔ (شرح مسلم ج 2 ص 310)

صحابہ پر تنقید کرنے کی وجہ:

1۔ صحابہ کرام انسان ہی تو تھے فرشتے نہیں تھے، معصوم عن الخطا نہیں تھے، ان سے لغزشیں اور غلطیاں کیا بڑے بڑے گناہ ہوئے ہیں یہ کہاں کا دین ہے کہ ان کی غلطی کو غلطی نہ لکھا جائے۔

2۔ یورپ میں اسلام کی نابغہ شخصیات کو مسخ کرنے اور ان کی سیرت و کردار کا حلیہ بگاڑنے کا کام بڑی خوبصورتی سے ہو رہا ہے تو مودودی صاحب بھی غیر جانبدارانہ انداز میں حقائق پیش کرنے کے شواہد اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا اور گلی سڑی روایات، کلبی، واقدی سے لیکر۔

نوٹ: جب اللہ نے صحابہ کی قلوب کا امتحان لیکر رضا کا سرٹفیکٹ دے دیا تو پھر جانتے تھے کہ آئندہ ان سے کیا ہونا ہے لیکن مودودی صاحب نے اللہ کے مقابلے میں صحابہ سے راضی نامہ کرنے پر تیار نہیں ہیں۔

3۔ تیرہ سو سال پرانے واقعات کی تحقیقات کیلئے مولانا مودودی عدالت شرعیہ قائم کرتے ہیں خود وکیل و جج بن کر صحابہ کو ملزم کی حیثیت سے

لاتے ہیں اور واقدی اور کلبی جیسے گواہ بناتے ہیں (تو نہ تحقیق درست نہ تحکیم درست)

مودودی صاحب اور توہین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین:

1۔ اگر کسی شخص کے احترام کیلئے یہ ضروری ہے کہ اس پر کسی پہلو سے کوئی تنقید نہ کی جائے تو ہم اس کو حترام نہیں سمجھتے بلکہ بت پرستی سمجھتے ہیں اور بت پرستی کو مٹانا مجملہ ان مقاصد کے ایک اہم مقصد ہے جس کو جماعت اسلامی اپنے پیش نظر رکھتی ہے۔

(ترجمان القرآن بحوالہ مکتوبات شیخ الاسلام ج3ص394)

2۔ رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلانہ ہو ہر ایک کو خدا کے بتائے ہوئے اسی معیار کامل پر جانچے اور پرکھے اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجہ میں ہو اس کو اسی درجہ میں رکھے۔ (دستور جماعت اسلامی، ص 14)

3۔ خلفائے راشدین کے فیصلے بھی اسلام میں قانون قرار نہیں پائے جو انہوں نے قاضی کی حیثیت سے کیے تھے۔

(ترجمان القرآن جنوری 1985ء)

نوٹ:

1۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین کے خلاف ہے۔

2۔ معیار حق کے خلاف ہے۔

3۔ کیا یہ تقسیم نبی نے کی ہے یا بحیثیت قاضی قرآن وحدیث کے خلاف فیصلے کرتے تھے۔

4۔ غلط فیصلہ کا حکم کیا ہے؟

4۔ چنانچہ یہ یہودی اخلاق کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دیکر ان سے بیاہ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

(تفہیمات حصہ دوم ص35)

نوٹ:

صحابہ پر اخلاق یہود غالب نہ کہ حضور کے۔

5۔ احد کی شکست کا بڑا سبب یہ تھا کہ مسلمان عین کامیابی کے موقع پر مال کی طمع سے مغلوب ہو گئے اور اپنے کام کو تکمیل تک پہنچانے کے بجائے غنیمت لوٹنے میں لگ گئے۔ (تفہیم القرآن ج1ص284طبع 11)

6۔ چونکہ احد کے میدان میں مسلمانوں کی شکست کا سبب ہی یہ ہوا کہ ان کے اندر صبر کی کمی تھی اور ان کے افراد سے بعض ایسی غلطیاں بھی سرزد ہوئی تھیں جو خدا ترسی کے خلاف تھے۔ (تفہیم القرآن ج1ص287طبع 11)

نوٹ:

صحابہ کو عام مسلمانوں سے تعبیر کر کے ان جیسا حال بیان کیا یہ غلطی کا الزام دے دیا جس غلطی کو اللہ نے معاف کر دیا مودودی صاحب نے نہ کیا۔

7۔ مگر یہ کچھ کم زیادتی نہیں ہے کہ اگر ان (صحابہ) میں سے کسی نے غلط کام کیا ہو تو ہم محض صحابیت کے رعایت سے اس کو اجتہاد قرار دینے کی کوشش کریں۔ (خلافت وملوکیت ص143)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی توہین:

8۔ حضرت عثمانؓ جن پر اس کا عظیم (خلافت) کا بوجھ رکھا گیا تھا ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیشروں کو عطاء ہوئی تھیں اس لئے جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا راستہ مل گیا۔ (تجدید واحیائے دین ص23)

نوٹ:

نااہل تھے، صحابہ کو یہ نظر نہ آئی، عثمانؓ تو خلافت کا اہل نہ تھا ضیاء الحق تھا جس کیلئے ریفرینڈم کی دل سے تائید کی گئی؟

9۔ لیکن ان کے بعد جب حضرت عثمانؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے انہوں نے پے درپے پانے رشتہ داروں کو بڑے بڑے اہم عہدے عطاء کیے اوران کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں۔

(خلافت وملوکیت ص106 طبع دوم)

نوٹ:

حضرت عثمانؓ کے دور میں 44لاکھ مربع میل پر حکومت تھی سینکڑوں گورنر عامل تھے اوران میں صرف پانچ حضرات رشتہ دار تھے لیکن چار تو پہلے ہی عامل تھے صرف عبداللہ بن عامر کو حضرت نے بصرہ کا گورنر بنایا۔ تو حضرت نے اہلبیت دیکھی خاندانیت نہیں۔

10۔ مثال کے طور پر انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (پانچ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا۔ (خلافت وملوکیت ص106)

نوٹ:

1۔ یہ مودودی نے ابن خلدون کا حوالہ دیکر لکھا جب کہ ابن خلدون نے دو جگہ یہ واقعہ ذکر کیا ہے اوراس الزام کی بڑی سختی سے تردید کی وبعض الناس یقول اعطاہ ایاہ ولا یصح۔

2۔ حضرت عثمان جو کچھ دیا اپنے مال سے دیا اور فرمایا کہ مسلمانوں کے مال سے نہ اپنے لیے جائز سمجھتا ہوں اورنہ دوسروں کیلئے۔

(تاریخ طبری ج5 ص103)

3۔ حضرت عثمان مالدار اور غنی آدمی تھے۔ پوری زندگی اپنا مال لوگوں میں تقسیم کیا اب اور مال رشتہ داروں کو دے فیا اسفا۔

نوٹ:

یہ مودودی صاحب کی حضرت عثمانؓ سے بغض کا حال ہے اور بغض عثمانؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ اور جنازہ نہ پڑھایا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ تبوک کے موقع پر آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

11۔ حضرت عثمانؓ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہر حال غلط ہے خواہ وہ کسی نے کیا ہو۔ اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل کا تقاضا ہے اور نہ دین کا یہ مطالبہ ہے۔ کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔ (خلافت وملوکیت ص16)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین:

12۔ حضرت معاویہؓ نے سنت کو بدل دیا سنت یہ تھی کہ معاہد کی دیت مسلمان کے برابر ہوگی مگر حضرت معاویہؓ نے اس کو نصف قرار دیا اور باقی نصف خود لینی شروع کر دی۔ (خلافت وملوکیت ص173)

نوٹ:

یہ بھی مودودی صاحب نے خیانت سے کام لیا ہے اورابن کثیر کی طرف جھوٹی منسوب کر دی۔ ورنہ پوری روایت حدیث وفقہ کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقی نصف دیت حضرت معاویہؓ نے بطور خاص اپنے ذاتی استعمال کیلئے نہیں بلکہ بیت المال کیلئے مقرر کی تھی۔ (دیکھئے بدایۃ المجتہد ج2 ص414۔)

13۔ ایک اور نہایت مکروہ بدعت حضرت معاویہؓ کے عہد میں یہ شروع ہوئی کہ وہ خود اوران کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں بر سر منبر حضرت علیؓ پر سب وشتم کی بوچھاڑ کرتے تھے حتیٰ کہ مسجد نبوی منبر رسول پر عین روضہ نبوی کے سامنے حضور کے محبوب ترین

عزیز کو گالیاں دی جاتی تھیں اور حضرت علی کی اولاد اور ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے۔۔۔۔ گالیاں دینا شریعت تو در کنار انسانی اخلاق کے بھی خلاف تھا۔۔۔ (خلافت وملوکیت ص174 طبع 23)

نوٹ:

یہ مودودی صاحب نے حضرت امیر معاویہؓ پر الزام لگایا ہے اور پانچ کتابوں کا حوالہ دیا ہے جب کہ یہ بات ان میں بالکل نہیں ہے۔

14۔مال غنیمت کی تقسیم کے معاملے میں بھی حضرت معاویہؓ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی۔۔۔۔ حضرت معاویہؓ نے حکم دیا کہ مال غنیمت میں سے چاندی، سونا ان کیلئے الگ نکال لیا جائے اور باقی مال شرعی قاعدے کے مطابق تقسیم کیا جائے۔

(خلافت وملوکیت ص174 طبع 23)

نوٹ:

تاریخ کی کسی کمزور ترین روایت سے بھی یہ ثابت نہیں کہ حضرت معاویہؓ نے خود ایسا کرنے کا حکم دیا ہو؟

شان امیر معاویہؓ:

1۔قال لمعاویة اللهم اجعله هادیا مهدیا وأهد به [سنن الترمذي، رقم3842]

2۔فقال عمیر لا تذکروا معاویة إلا بخیر [سنن الترمذي، رقم3843]

3۔علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں:

ومن یکون یطعن فی معاویة فذٰلك کلب من کلاب المعاویة۔ (شیم الریاض)

حضرت عائشہ وحضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کی توہین:

وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کچھ زیادہ جری ہو گئیں تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زبان درازی کرنے لگی تھیں۔

(ہفت روزہ ایشیا لاہور 19 جنوری 1967ء بحوالہ دو بھائی ص58)

مودودیت اکابر علماء کی نظر میں

1 : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ میرا دل تحریک کو قبول نہیں کرتا۔

(روزنامہ احسان لاہور، 11 ستمبر 1948)

:2 شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اب تک ہم مودودی صاحب اور ان کی جماعت، نام نہاد جماعت اسلامی کی اصولی غلطیوں کا ذکر کیا ہے، جو انتہائی درجہ میں گمراہی ہے۔

اب ہم ان کی قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کی کھلی ہوئی مخالفتوں کا ذکر کریں گے۔ جن سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ مودودی صاحب کا کتاب و سنت کا بار بار ذکر فرمانا محض ڈھونگ ہے وہ نہ کتاب کو مانتے ہیں اور نہ سنت کو مانتے ہیں۔ بلکہ وہ خلاف سلف صالحین ایک نیا مذہب بنا رہے ہیں، اور اسی پر لوگوں کو چلا کر دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔

3 : شیخ السلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ: (مودودی صاحب نے 1948ء میں جہاد کشمیر کے متعلق جب یہ کہا کہ پاکستانی مسلمانوں کے لئے رضاکارانہ طور پر بھی اس میں حصہ لینا جائز نہیں ہے)۔ تو علامہ عثمانی نے ان کو تحریر فرمایا: بعض احباب نے مجھے ترجمان القرآن کا وہ پرچہ دکھایا۔ جس میں آپ نے کسی شخص کے خط کا جواب دیتے ہوئے جنگ کشمیر کے متعلق اپنے خیالات، شرعی حیثیت سے ظاہر فرماتے ہیں۔ جنگ کشمیر کے اس نازک مرحلے پر آپ قلم سے یہ تحریر دیکھ کر مجھے حیرت بھی ہوئی اور شدید قلق بھی ہوا۔ کیونکہ میرے نزدیک

اس معاملہ میں جانب سے ایسی مہلک لغزش ہوئی ہے جس سے مسلمانوں کو عظیم نقصان کا احتمال ہے۔ (اشرف السوانح 4\24)

4 : شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ: قطب زمان حضرت لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب "تحریر فرمائی تھی۔ اس میں ارشاد فرمایا:

برادران اسلام! مودودی صاحب کی تحریک کو بہ نظر غور سے دیکھا جائے تو ان کی کتابوں سے جو چیز ثابت ہوتری ہے وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب ایک نیا اسلام مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور نعوذ باللہ من ذالک نیا اسلام لوگ تب ہی قبول کریں گے جب پرانے اسلام کی درودیوار منہدم کرکے دکھادیئے جائیں اور مسلمانوں کو اس امر کا یقین دلادیا جائے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کا اسلام جو تم لئے پھرتے ہو وہ ناقابل روایت اور ناقابل عمل ہو گیا ہے۔ اس لئے اس نئے اسلام کو مانو اسی پر عمل کرو۔ جو جو مودودی صاحب پیش فرمارہے ہیں۔

اے اللہ! میرے دل کی دعائیں قبول فرما مودودی صاحب کو ہدایت فرما اور ان کے متبعین کو بھی اس جدید اسلام سے توبہ کو توفیق عطاء فرما۔ آمین یا الہ العالمین۔ (حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب ص:4)

خدا جانے مودودی صاحب کو کیا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کے ہر بندے کو توہین اپنی عادت بنالی ہے اسی ل ءے تو میں کہتا ہوں اور میرے دل میں اس بات کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مودودی صاحب سے ناراض ہے اسی لئے تو اللہ کے ہر مقبول بندے کی توہین بڑی دلیری سے کرتے ہیں۔
(حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب ص:43)

:5 حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

صحابہ کے معیار حق ہونے میں فرماتے ہیں: "اندریں صورت مودودی صاحب کا دستور جماعت کی بنیادی دفعہ میں عموم واطلاق کے ساتھ یہ دعویٰ کرنا کہ رسول خدا کے سواء کوئی معیار حق اور تنقید سے بالاتر نہیں ہے جس میں صحابہ سے کے سب شامل ہوتے ہیں اور پھر ان پر جرح و تنقید کا عملی پرواز بھی ڈال دینا حدیث رسول کا محض معارضہ ہی نہیں بلکہ ایک حد تک خود اپنے معیار ہونے کا ادعا ہے جس پر صحابہ تک کو پرکھنے کی جرات کرلی گئی گویا جس اصول کو شدومد سے تحریک کی بنیاد قرار دیا گیا تھا اپنے ہی بارے میں اسے ہی سب سے پہلے توڑ دیا گیا اور سلف وخلف کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا خود معیار حق بن بیٹھنے کی کوشش کی جانے لگی"۔ (مودودی ستور اور عقائد کی حقیقت: ص18)

6 : مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری رحمہ اللہ تعالیٰ، خلیفہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ و مہتمم خیر المدارس ملتان:" مودودی صاحب اور اس کے متبعین کے بعض مسائل خلاف اہل سنت والجماعت کے ہیں۔ سلف صالحین کی اتبع کے منکر ہیں، لہذا بندہ ان کو ملحد سمجھتا ہے"

7 : حضرت مولانا شمس الحق افغانی (سابق وزیر معارف قلات)

"مودودی صاحب کی تحریرات پر نگاہ ڈالی، موصوف کے متعلق احقر کا تاثر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے مطمئن نہیں اس لئے اس کو اپنے ڈھب پر لانا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے اصلی اسلام میں ترمیم ناگزیر ہے، لیکن اس کا چھپانا بھی ضروری ہے، اس لئے وہ اپنی اسی ترمیم کے تخریبی عمل کو انشاپردازی، اقامت دین کے نعروں، یورپی طرز کے پروپیگنڈا کے پردوں میں چپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی تخریبی عمل کے محرکات دو ہیں۔ نفسیاتی تعلی اور فقدان خشیت اللہ، اور عوام میں بھی اس دونوں بیماریوں میں مبتلا افراد کی کمی نہیں ہے، یہی باطنی ہم رنگی اس رحریک کی توسع کی اصلی سامان ہے۔

8 : اسوۃ الصلحاء شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب (غور غشتوی خلیفہ حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) "مودودی صاحب ضال اور مضل "یعنی خود گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔

9 : استاد العلماء حضرت مولانا عبد الحق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم "مودودی صاحب کے عقائد اہل السنت والجماعت کے خلاف اور گمراہ کن ہیں، مسلمان اس فتنے سے بچنے کی کوشش کریں"

فرقہ مودودی کے علمی جائزہ کے لیے چند کتابیں

1: مودودی صاحب اور ان کی تحریرات کے متعلق چند اہم مضامین۔۔۔

2: فتنہ مودودیت۔۔۔۔ شیخ الحدیث محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

3: مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت۔۔۔۔ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

4 : الاستاد المودودی۔۔۔۔ علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

5 : کشف حقیقت۔۔۔۔ مولانا سعید احمد صاحب مظاہر علوم سہارنپور۔

6 : مودودی صاحب کا ایک غلط فتویٰ۔۔۔۔ مولانا سر فراز خان صفدر صاحب۔

7 : تنقید اور حق تنقید۔۔۔۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔

8 : مودودی مذہب۔۔۔۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی۔

9 : مودودی صاحب کا نصب العین۔۔۔ مولانا لال حسین اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔

10 : آئینہ تحریک مودودیت۔۔۔۔ مولانا مفتی مہدی حسن شاہجہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

11 : مکتوبات بسلسلہ مودودی جماعت۔۔۔۔ مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

12 : مکتوبات شیخ جلد سوم۔

13 : جماعت اسلامی سے مجلس مشاورت تک۔۔۔ مولانا منظور نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

14 : حق پرست علماء کی مودودی سے ناراضگی کے اسباب۔۔۔ مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

15 : اظہار حقیقت بجواب خلافت وملوکیت۔۔۔۔ مولانا محمد اسحاق صدیقی۔

16 : تقصیرات تفہیم۔۔۔ مولانا مفتی عزیز الرحمن بجنوری صاحب۔

17 : حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق۔۔۔ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب۔

18 : تحریک مودودیت کی ایکسرے رپورٹ۔۔۔۔ مولانا عبد القدوس رومی۔

19 : مودودیت بے نقاب۔۔۔۔ مولانا عبد القدوس رومی صاحب۔

20 : عادلانہ دفاع۔۔۔۔ مولانا سید نور الحسن بخاری صاحب۔

21 : مودوی صاحب کے غلط نظریات۔۔۔ جناب کریم الدین صاحب۔

22 : تحریک جماعت اسلامی ایک تحقیقی مطالعہ۔۔۔۔ ڈاکٹر اسرار احمد۔

23 : اسلامی سیاسات یا سیاسی اسلام۔۔۔ حکیم مولانا عبید اللہ سری نگر۔

24 : تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی اور بریلوی حضرات۔۔۔۔ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔

25 : مقام صحابہ کتاب وسنت کی روشنی مین اور مولانا مودودی صاحب۔۔۔۔ جناب محمد ابو بکر غازی پوری صاحب رحمہ اللہ